روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 26 جون 2009ء 2 رجب 1430 ہجری 26 احسان 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 142

لافانی خوشہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھائی اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے کسی چیز کو لینے کیلئے ہاتھ بڑھایا ہے۔ پھر پیچھے ہٹے بعد میں فرمایا مجھے جنت دکھائی گئی تھی اور میں اس سے ایک خوشہ لینے کیلئے بڑھا تھا۔ اگر میں وہ لے لیتا تو تم رہتی دنیا تک اس میں سے کھاتے رہتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب رفع البصر الی الامام حدیث نمبر:706)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو 16/ جولائی 1906ء ہے۔ اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک محل پر اپنے وعدہ کے موافق مجھ کو دشمنوں کے شرّ سے محفوظ رکھا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں ہر محل میں اپنے وعدہ کے موافق میری ضرورتیں اور حاجتیں اس نے پوری کیں اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں اس نے بموجب اپنے وعدہ **انی مھین** .... کے میرے پر حملہ کرنے والوں کو ذلیل اور رسوا کیا اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو مجھ پر مقدمہ دائر کرنے والوں پر اس نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مجھ کو فتح دی اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری مدت بعث سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ یہ مدت دراز کسی کاذب کو نصیب نہیں ہوئی اور بعض نشان زمانہ کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں یعنی یہ کہ زمانہ کسی امام کے پیدا ہونے کی ضرورت تسلیم کرتا ہے اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں دوستوں کے حق میں میری دعائیں منظور ہوئیں اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو شریر دشمنوں پر میری بد دعا کا اثر ہوا اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری دعا سے بعض خطرناک بیماروں نے شفا پائی اور ان کی شفا سے پہلے مجھے خبر دی گئی۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میرے لئے اور میری تصدیق کے لئے عام طور پر خدا نے حوادث ارضی یا سماوی ظاہر کئے اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے۔ خوابیں آئیں .... جیسے سجادہ نشین صاحب العلم سندھ جن کے مرید ایک لاکھ کے قریب تھے اور جیسے خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے اور بعض نشان اِس قسم کے ہیں کہ ہزارہا انسانوں نے محض اس وجہ سے میری بیعت کی کہ خواب میں ان کو بتلایا گیا کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے......... اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو بعض اکابر نے میری پیدائش یا بلوغ سے پہلے میرا نام لے کر میرے مسیح موعود ہونے کی خبر دی جیسے نعمت اللہ ولی اور میاں گلاب شاہ ساکن جمالپور ضلع لدھیانہ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن کا دامن ہر ایک قوم کے مقابل پر اور ہر ایک ملک تک اور ہر ایک زمانہ تک وسیع چلا گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 70)

والدین اگر خود نمازی ہوں گے تو بچے بھی نمازی بنیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بچوں کو نمازی بنانے کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس کے علاوہ ایک اور اہم بات اور یہ بھی میرے نزدیک انتہائی اہم باتوں میں سے ایک ہے بلکہ سب سے اہم بات ہے کہ بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں۔ اس کی عادت بھی بچوں کو ڈالنی چاہئے اور اس کے لئے سب سے بڑا والدین کا اپنا نمونہ ہے۔ اگر خود وہ نمازی ہوں گے تو بچے بھی نمازی بنیں گے۔ نہیں تو صرف ان کی کھوکھلی نصیحتوں کا بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 27/ جون 2003ء از خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 145,144)

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

☆......☆......☆

روحانی اور جسمانی فوائد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث وقف عارضی کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام کرنا چاہئے ۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح وارشاد کا شوق پیدا کرنے کیلئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی ہیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء بحوالہ الفضل 3 نومبر 1971ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 537

ابدی سلطنت کے مالک اور حقیقی شہنشاہ کا درباری

ازافاضات سیدنا حضرت مسیح موعود

''ہمارے پیارے رسول سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں.........یعنی جب کسی بندہ کے دل میں خدا کی عظمت اور اس کی محبت بیٹھ جاتی ہے اور خدا اس پر محیط ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ صدیقوں پر محیط ہوتا ہے اور اپنی رحمت اور خاص عنایت کے اندر اس کو لے لیتا ہے اور ابرار کی طرح اس کو غیروں کے تعلقات سے چھوڑا دیتا ہے تو ایسا بندہ کسی کو ایسا نہیں پاتا کہ اپنی عظمت یا وجاہت یا خوبی کے ساتھ اس کے دل کو پکڑ لے کیونکہ اس پر ثابت ہو جاتا ہے کہ تمام عظمت اور وجاہت اور خوبی خدا میں ہی ہے۔ پس کسی کی عظمت اور جلال اور قدرت اس کو تعجب میں نہیں ڈالتی اور نہ اپنی طرف جھکا سکتی ہے۔ سو اس کو دوسروں پر صرف رحم باقی رہ جاتا ہے خواہ بادشاہ ہوں یا شہنشاہ ہوں کیونکہ اس کو ان چیزوں کی طمع باقی نہیں رہتی جو ان کے ہاتھ میں ہیں۔ جس نے اس حقیقی شہنشاہ کے دربار میں بار پایا جس کے ہاتھ میں ملکوت السمٰوت والارض ہے۔ پھر فانی اور جھوٹی بادشاہی کی عظمت اس کے دل میں کیونکر بیٹھ سکے؟ میں جو اس ملیک مقتدر کو پہچانتا ہوں تو اب میری روح اس کو چھوڑ کر کہاں اور کدھر جائے؟ یہ روح تو ہر وقت یہی جوش مار رہی ہے کہ اے شاہ ذوالجلال ابدی سلطنت کے مالک سب ملک اور ملکوت تیرے لئے ہی مسلم ہے۔ تیرے سوا سب عاجز بندے ہیں۔ بلکہ کچھ بھی نہیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 442)

حضرت مصلح موعود کی اولوالعزمی کا بے مثال دائمی کارنامہ

16 مئی 1950ء کا تاریخی دن چنیوٹ کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا کیونکہ اس روز حضرت مصلح موعود نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ، طلبہ سے نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا جس کے دوران جماعت کے نئے مرکز توحید کی تعمیر پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا:

میں تاریخ کا بڑا مطالعہ کرنے والا ہوں میں نے یہ مثال کہیں بھی نہیں دیکھی۔ کہ ایک نوجوان نے اپنی نوجوانی میں ایک چھتہ قائم رکھا ہو اور پھر اسے بڑھاپے میں بھی اسے قائم رکھنے کی توفیق ملی ہو۔ تم دیکھو گے کہ ایک شخص جوانی میں ایک چیز بناتا ہے اور پھر وہ بنتی چلی جاتی ہے۔ ایک شخص بڑھاپے میں ایک چیز بناتا ہے اور پھر وہ بنتی چلی جاتی ہے۔ مگر ایک شخص نے اپنی جوانی میں بھی ایک ایسے حملہ کا مقابلہ کیا جس نے جماعت کو تہہ و بالا کر لینے کا تہیہ کر لیا تھا۔ ابھی تو میں نے خلافت کا جھگڑا نظر انداز کر دیا ہے۔ جب میں صرف 25 سال کی عمر کا تھا اور دشمن نے ہمارا چھتہ اجاڑنے کی کوشش کی۔ غرض ایک شخص سے جوانی میں بھی یہ کام لیا گیا ہو اور پھر بڑھاپے میں اس سے بھی زیادہ خطرناک حالت میں اس سے وہی کام لیا گیا ہو اور اس نے جماعت کو پھر اکٹھا کر دیا ہو اس کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول فرمایا کرتے تھے کہ ایک بڑھیا بڑی محنتی تھی۔ اس نے سوت کات کات کر اس کی مزدوری سے سونے کے کڑے بنائے۔ لیکن ایک چور آیا اور ایک رات زبردستی وہ کڑے چھین کر لے گیا۔ اس بڑھیا نے چور کی شکل پہچان لی۔ سال دو سال بعد اس بڑھیا نے پھر کڑے بنا لئے ایک دن وہ گلی میں بیٹھی اپنی سہیلیوں کے ساتھ چرخہ کات رہی تھی کہ وہ چور لنگوٹی پہنے پاس سے گزرا۔ اس عورت نے اس کی شکل پہچان لی اور آواز دے کر کہا بھائی ذرا بات سن جانا۔ وہ شخص چور تھا اور اسے معلوم تھا کہ میں نے اس گھر میں چوری کی ہے اسے کھٹکا پیدا ہوا کہ کہیں مجھے پکڑوا نہ دیا جائے۔ وہ بھاگا۔ اس عورت نے کہا میں تجھے پکڑواتی نہیں ہوں صرف ایک بات کرنی ہے۔ اس عورت نے کچھ اس انداز سے یہ بات کہی کہ اس چور کا خوف دور ہو گیا اور وہ ٹھہر گیا۔ اس عورت نے کہا میں نے تمہیں اتنا ہی بتانا تھا کہ حلال و حرام میں کتنا فرق ہے۔ میں نے محنت مزدوری کر کے سونے کے کڑے بنائے تھے اور وہ تو لے گیا۔ لیکن تمہاری اب بھی لنگوٹی کی لنگوٹی ہے اور میرے پاس اب بھی کڑے موجود ہیں۔

ہمیں غیر مبائع کہا کرتے تھے کہ قادیان میں ہونے کی وجہ سے ان کو یہ قبولیت حاصل ہے اور لوگ ان کی طرف اس لئے آتے ہیں کہ ان کے پاس حضرت مسیح موعود کا قائم کردہ مرکز ہے صرف اسی لئے ان کے گرد جماعت اکٹھی ہو رہی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہمیں وہاں سے نکال دیا اور مخالف کو یہ دیکھنے کا موقعہ ملا کہ قادیان سے نکلنے کے بعد بھی مخالف ہماری طاقت کو نقصان نہیں پہنچا سکا۔ ہم اس عورت کی طرح انہیں کہتے ہیں کہ تمہاری وہی لنگوٹی کی لنگوٹی ہے اور ہمارے پاس کڑے اب بھی موجود ہیں ہم قادیان سے نکل کر بھی کمزور نہیں ہوئے بلکہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہوئے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی نیشنل علمی ریلی

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو 28 مارچ 2009ء کو بیت السبوح فرینکفرٹ میں نیشنل علمی ریلی 2009ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس علمی ریلی میں مقابلہ تقریر اردو، مقابلہ تقریر جرمن، مقابلہ ترانہ اور کوئز کے مقابلہ جات شامل تھے۔

مقابلہ تقاریر اردو و جرمن کے لئے درج ذیل عناوین مقرر کئے گئے تھے:

☆ ''آنحضرت ﷺ کی سادہ زندگی''۔
☆ ''حضرت مسیح موعود کا عشق رسول''۔
☆ ''عورتوں سے حُسنِ سلوک کے متعلق دینی تعلیم''
☆ ''لغویات سے اعراض''
☆ ''خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض و غایت''

مقابلہ کوئز کا نصاب سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ فرمودہ نومبر 2008ء تا جنوری 2009ء خطبہ عید الاضحیٰ 2008ء اور کتابچہ دینی معلومات پر مشتمل تھا۔ جبکہ مقابلہ ترانے کے لئے MTA پر چلنے والے ترانوں میں سے کوئی ایک ترانہ۔

چونکہ نیشنل علمی ریلی میں مقابلہ تقاریر میں ہر ریجن سے دو دو خدام اور کوئز اور ترانہ کے لئے ریجنل ٹیموں نے حصہ لینا تھا۔ جن کا انتخاب ریجنل کی سطح پر علمی ریلیاں منعقد کر کے کیا جانا تھا۔ اس لئے یہ ریجنل کوالیفائنگ ریلیاں 15/ فروری تا 15/ مارچ 2009ء منعقد ہوئیں اور خدام کو منتخب کیا گیا جنہوں نے نیشنل علمی ریلی میں حصہ لیا۔

ریلی کے انعقاد کے لئے وقارِ عمل کا آغاز 27 مارچ 2009ء دن 11 بجے کیا گیا جس میں ایک ہال کو افتتاحی و اختتامی تقریب کے لئے آراستہ کیا گیا اور مقابلہ کوئز اسی ہال میں منعقد ہوا۔ جبکہ مقابلہ تقاریر اردو کیلئے بیت الذکر کے مردانہ ہال مقابلہ تقاریر جرمن کیلئے لجنہ کی بیت الذکر کے زنانہ ہال اور مقابلہ ترانہ کے لئے طاہر ہال (ایوانِ خدمت) میں انتظام کیا گیا تھا۔ یہ وقارِ عمل رات دو بجے تک جاری رہا۔

28 مارچ 2009ء کو صبح نو بجے رجسٹریشن کا آغاز ہوا۔ جرمنی بھر سے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے خدام کے علاوہ دیگر خدام نے بھی بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔ دس بجے افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا جس کی صدارت نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے عہد دہروایا۔ نظم کے بعد محترم نیشنل امیر صاحب نے خدام کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ کے خطاب کے بعد مکرم سیکرٹری صاحب نیشنل علمی ریلی نے مختصر ہدایات دیں جس کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی دعا کے بعد مقابلہ جات کے ابتدائی دور کا آغاز ہوا جس میں حصہ لینے والے خدام کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ مقابلہ جات کا ابتدائی دور بعد دوپہر ایک بجے تک جاری رہا۔ جس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔ کھانے کے بعد دو بجے نمازِ ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بڑے ہال میں تمام مقابلہ جات کے فائنل منعقد ہوئے جو کہ بالترتیب کوئز، تقریر اردو، تقریر جرمن اور ترانہ منعقد ہوئے۔ یہاں اس امر کی وضاحت مناسب ہوگی کہ فائنل مقابلہ جات کے لئے ابتدائی دور میں مقابلہ تقاریر میں پہلی پانچ پوزیشن حاصل کرنے والے خدام، مقابلہ کوئز میں پہلی چار پوزیشن والی ٹیموں اور مقابلہ ترانہ کے لئے پہلی پانچ پوزیشن والی ٹیموں نے حصہ لینا تھا۔ چونکہ فائنل مقابلہ جات ایک ہی جگہ منعقد ہو رہے تھے لہٰذا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

شام پونے چھ بجے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی زیرِ صدارت اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ اختتامی خطاب میں محترم صدر مجلس نے خدام کو نصائح فرمائیں۔ اختتامی خطاب کے بعد اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام و ٹیموں میں مکرمی و محترمی سعید گیسلر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے انعامات تقسیم کیے۔ تقسیم انعامات کے بعد دعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب و نیشنل علمی ریلی 2009ء اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس ریلی میں 120 حصہ لینے والے خدام سمیت مجموعی طور پر 450 خدام، 6 اطفال اور 20 انصار شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کے دور رس نیک نتائج ظاہر فرمائے اور ہمیں حقیقی رنگ میں خدام احمدیت بنائے، زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں جماعت کے لئے مفید وجود بننے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 22 مئی 2009ء)

اہل حق مصیبت کو گناہ پر ترجیح دیتے ہیں

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

میں نے ایک پارسا کو دریا کے کنارے پر دیکھا جس کو چیتے نے زخمی کر دیا تھا اور اس کا زخم کسی دوا سے اچھا نہ ہوتا تھا۔ عرصہ دراز سے اس تکلیف میں مبتلا تھا اور ہر وقت خدا عز و جل کا شکر ادا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ شکر کس بات کا ادا کرتے ہو اس نے کہا اس کا کہ مصیبت میں مبتلا ہوں نہ کہ گناہ میں۔

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

قسط : اول

حقیقۃ الوحی کے مطالعہ میں سہولت کے لئے

فرہنگ حقیقۃ الوحی

مشکل الفاظ و اصطلاحات کا تلفظ اور ان کے معانی

مشکل الفاظ کا تلفظ اور ان کے معانی کی پہلی قسط پیش ہے۔کل 8 اقساط میں تمام الفاظ مکمل ہوں گے۔الفضل کے تمام شمارے محفوظ رکھیں تا کہ مکمل کتاب کے معانی آپ کے پاس موجود ہوں۔مشکل الفاظ کے علاوہ کتاب میں موجود بعض اسماء، مقامات، کتابیات اور اصطلاحات کا تعارف بھی قسط وار شائع کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں حضرت اقدس کی کتب کے مطالعہ کی توفیق دے۔آمین

مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

الف

الفاظ	تَلَفُّظ	معانی
ابتر	اَبْتَر	بہت بُری۔جس کی نسل منقطع ہوجائے
ابتہال	اِبْتِہَال	درد اور الحاح سے دعا کرنا، رجوع قلب، اظہار عجز و نیاز
اَبدال	اَبْدَال	نیک اور صالح اشخاص، بزرگ لوگ
اِبدال	اِبْدَال	ایک چیز کو دوسری چیز سے بدلنا۔تبدیلی، ایک کو ہٹا کر دوسرے کو اس کی جگہ رکھنے کا عمل
اَبر	اَبْر	بادل
ابلغ	اَبْلَغ	نہایت بلیغ، بلیغ ترین
ابن آدم	اِبْنِ آدَم	انسان
اپنے تئیں	اپنے تَئِیں	اپنے آپ کو
اِتّباع	اِتِّبَاع	پیروی کرنا، پیچھے چلنا
اَتباع	اَتْبَاع	پیروی کرنے والے، تابع کی جمع
اتباع شہوات	اِتِّبَاعِ شَہَوَات	نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا
اتم	اَتَمّ	مکمل، پورا
اتم طور پر	اَتَمّ طور پر	مکمل اور پورے طور پر
اِتمام حجت	اِتْمَا مِ حُجَّتُ	آخری دلیل، فیصلہ کن بات، سمجھانے کی آخری کوشش
اِجتہادی خطا	اِجْتِہَادِی خَطَا	رائے یا قیاس کی غلطی، غلط فہمی
اَجرام	اَجْرَام	اجسام فلکی، ستاروں، سیاروں نیز جواہرات کے جسم
اِجمال	اِجْمَال	اختصار، جس کی تفصیل کی جاسکے
اِجمالاً	اِجْمَالاً	مختصرًا، مختصر طور پر، سرسری، غیر مفصل
اِحتمال	اِحْتِمَال	امکان، گنجائش، شک، شبہ، گمان
اَحقر	اَحْقَر	عاجز، خاکسار، ناچیز، حقیر
اِحیاء	اِحْیَاء	زندہ کرنا
اِحیائے موتی	اِحْیَائے مَوْتیٰ	مُردوں کو زندہ کرنا
اِختصار	اِخْتِصَار	مختصر، اجمال، کم لفظوں میں زیادہ مطلب ادا کرنا
اخویم	اَخُوِیُم	میرے بھائی
ادبار	اِدْ بَار	ناکامی، ذلت، تنزل، پستی
اذن	اِذْن	اجازت، رخصت، حکم
ارادت	اِرَادَتُ	عقیدت، محبت، اعتقاد
اِرتداد	اِرْتِدَاد	دین سے ہٹ جانا، پھر جانا
ارتھی	اَرْ تِھی	جنازہ، ہندو کا مردہ یا جنازہ
اِرہاص	اِرْہَاص	رسالت کے تمہیدی آثار، پیغمبری ملنے کا وقت قریب آنے کی علامت
اِزالہ حیثیت عُرفی	اِزَالۂ حَیْثِیَّتِ عُرْفِی	عوام کی نظروں میں کسی کی موجودہ حیثیت کو گھٹانا، کسی کی شہرت کو نقصان پہنچانا، بدنام کرنا، ہتک عزت
اَزلی	اَزْلِی	ہمیشہ سے، قدیم، انادی، جو شروع سے ہو
اِستجابت	اِسْتِجَابَت	سننا، قبول کرنا
اِستجابت دعا	اِسْتِجَابَتِ دعا	دعا کی قبولیت
اِستحقاق	اِسْتِحْقَاقُ	حق چاہنا، کسی چیز، انعام یا سلوک کا اہل ہونا
استخوان	اُسْتُخواں تلفظ۔ اُسْتُخَان	ہڈیاں (اُسْتُخَانُ۔ پڑھنے میں واؤ silent ہے جس طرح خواہش میں)
اِستَری	اِستَری	عورت، زن خاتون، اہلیہ، بیوی
اِستعارہ	اِسْتِعَارَہ	مستعار لینا، (بیان، لفظ کا مجازی معنی میں استعمال جب کہ حقیقی اور مجازی معنی میں تشبیہ کا علاقہ ہو)
استعداد	اِسْتِعْدَاد	صلاحیت، فطری قابلیت، لیاقت
اِستغراق	اِسْتِغْرَاق	محویت، گہری دلچسپی، کسی فکر یا خیال یا کام میں غرق ہو کر سب کچھ بھول جانے کی کیفیت
اِستغناء	اِسْتِغْنَاء	بے نیازی، بے پرواہی، بے غرضی
اِستفتاء	اِسْتِفْتَاء	پوچھنا، فتویٰ طلب کرنا
اِستفسار	اِسْتِفْسَار	پوچھنا، دریافت کرنا، پوچھ گچھ، سوال کرنا
اِستقامت	اِسْتِقَامَتُ	ثابت قدمی، استقلال، مداومت، استمرار
اِستنباط	اِسْتِنْبَاط	استخراج، چند باتوں کو ملا کر کوئی نتیجہ اخذ کرنا
اِستہزاء	اِسْتِہْزَاء	ہنسی، ٹھٹھا، مذاق اڑانا
اِستیصال	اِسْتِیْصَال	تباہ کرنا، جڑھ سے اکھاڑ پھینکنا، قلع قمع، بیخ کنی
استیلاء	اِسْتِیْلاء	غلبہ، تسلط، اقتدار، قبضہ کرنا، غالب آنا
اَسرار	اَسْرَار	سِرّ کی جمع، راز، بھید، رموز، نکات
اَسفل	اَسْفَلُ	نیچے والا، پست، حقیر، سب سے نیچا
اسلم تسلم	اَسْلِمْ تَسْلَمْ	فرمانبرداری اختیار کرلو امن میں آجاؤ گے
اسم بامسمیٰ	اِسْم بَامُسَمّٰی	نام کے مطابق، جیسا نام ویسا کام، جس کا نام اس کی صفات کے مطابق ہو
اسہال کبدی	اِسْہَالِ کَبدی	وہ دست جو جگر کے ضعف یا خرابی سے آئیں
اشتعال	اِشْتِعَال	جوش، ہیجان، کسی جذبے کو ابھارنے کا عمل، برہمی، غصہ، بھڑکنا
اصح الکتب	اَصَحُّ الْکُتُب	کتابوں میں سے سب سے صحیح۔اس سے مراد صحیح بخاری ہے

اصحاب الصفہ	اَصحَابُ الصُّفَّہ	صفہ والے اصحاب، نبی اکرم ﷺ کے وہ صحابہؓ جو ہر وقت آپ سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے مسجد نبوی کے ایک چبوترے پر بیٹھے رہتے یہ چبوترہ ''صفہ'' کہلاتا تھا۔
اِصرار	اِصرَار	کسی فعل یا قول پر استقامت، کسی بات پر اڑے رہنا، ہٹ دھرمی
اصفی	اَصفیٰ	نقائص سے پاک۔ بہت صاف
اضطراب	اِضطِرَاب	گھبراہٹ، بےچینی، بےقراری، پریشانی
اضطرار	اِضطِرَار	بےاختیاری، وہ تڑپ اور رقت قلب جو ہر طرف سے مایوسی کی حالت میں انابت اور خشوع وخضوع کا باعث ہو
اَضغاثُ اَحلام	اَضغَاثُ اَحلَام	پراگندہ خوابیں
اَطفالِ حق	اَطفَالِ حَق	اولیاء، صوفی، سچے (خدا) کے بچے
اطفال اللہ	اَطفَالُ اللّٰہ	اللہ تعالیٰ کے صوفیاء، لفظی معنی اللہ کے بچے
اِظہار	اِظہَار	انکشاف، ظاہر کرنا یا ہونا، بیان، گفتگو
اِعادَہ	اِعَادَہ	دہرانا، تکرار، دوبارہ کہنا یا کرنا
اِعتِقاد	اِعتِقَاد	عقیدہ
اَغلَب	اَغلَبُ	(قریب قریب یقینی)، زیادہ غالب
اِفاضۂ خیر	اِفاضۂ خَیر	بھلائی اور نیکی پہنچانا، دینا، عطا کرنا
افاضہ روحانیہ	اِفَاضہ رُوحَانِیَّہ	روحانی خیر اور بھلائی
افاضہ کمال	اِفَاضہ کَمَال	کمال درجہ کا فیض پہنچانا
اِفتِراء	اِفتِراء	جھوٹ، گھڑی ہوئی بات، من گھڑت
اِفراط	اِفرَاط	زیادہ ہونا، کسی کے بارہ میں حد سے بڑھ کر گمان کرنا، فراوانی، کثرت، بہتات، حد اعتدال سے بڑھ جانا
اَفروختہ	اَفرُوختَہ (یہ تلفظ ایرانی فارسی کا ہے۔ اَفرُوختَہ	روشن، برہم، مشتعل، آگ بگولہ، غضبناک (برصغیر میں دری زبان مستعمل ہے جس میں یہ لفظ اَفرَوختَہ ہے۔ یعنی ''ر'' کی زبر سے)
اِقبال علی اللہ	اِقبَالُ عَلَی اللہ	اللہ تعالیٰ کی طرف خاص توجہ
اِقبال مَند	اِقبَالُ مَند	عزت والا، خوش قسمت
اقتدار	اِقتِدَار	غلبہ، تسلط، عروج، قدرت، طاقت، اختیار
اقتداری پیشگوئیاں	اِقتِدَارِیُ پیشگوئیَاں	وہ پیشگوئیاں جن میں کسی کی قوت اور شان وشوکت کی خبر ہو
اَقطاب	اَقطَاب	قطب کی جمع، اولیاء
اَکابِر	اَکَابِر	مقتدر لوگ، ذی اثر اشخاص، بزرگ، مورث، اسلاف
اَکمَل	اَکمَل	کامل ترین، جو کمال میں سب سے زیادہ ہو
اَلاَمان	اَ لاَمَان	پناہ، حفاظت، امن سلامتی
اِلحاد	اِلحَاد	کفر، اسلام سے انکار یا انحراف، لامذہبیت
اِلقاء	اِلقَاء	وہ بات جس کا الہام ہو، خدا تعالیٰ کی طرف سے خود بخود انسان پر کسی بات کا انکشاف، الہام دل میں ڈالنا
اَمان	اَمَان	پناہ، حفاظت، امن سلامتی
اُمورِ غیبیہ	اُمُورِ غَیبِیَّہ	غیب کی باتیں
اُمورِ معاش	اُمُورِ مَعَاش	معاش کے متعلق امور، ضروریات زندگی اور انکے حصول کے متعلق
اُمیدِ واثق	اُمِیدِ وَاثِق	پوری امید، قوی امید، یقین
اَنادِی	اَنَادِی	خود سے، ازلی ابدی
اَنبار	اَنبَار	ڈھیر
اَنت	اَنت	اختتام، End (غالباً حضور نے بےاَنت بھی لکھا ہے جس کا مطلب ہے بےشمار یعنی جس کی انتہاء نہ ہو)
انتریامی	اَنتَرِیَامِی	غیب کا علم رکھنے والا، دلوں کا بھید جاننے والا
اِنتِفاع	اِنتِفَاع	فائدہ یا نفع اٹھانا
انتقال پرملال	اِنتِقَالِ پُرمَلَال	دکھ بھری وفات
اِنحِراف	اِنحِرَاف	ہٹ جانا، عقیدہ یا رائے میں تبدیلی کرنا

اَندوختہ	اَندُوختَہ	ذخیرہ، جمع پونجی (ہمارے ہاں افغانستان کی فارسی یعنی دری زبان مستعمل ہے)
اَندوہگین	اَندُوھگِین	غمگین
انسانی سرِشت	اِنسَانِی سَرِشت	انسانی فطرت، انسانی طبیعت
انسانی کسب	اِنسَانِی کَسب	انسان کی کمائی، ہنر، پیشہ
انسانی مظہر	انسانی مَظھَر	انسانی شکل
انشراح صدر	اِنشِراحِ صَدر	دل کا کھلنا، کسی بات پر دل کا اطمینان ہونا
اِنعِکاس	اِنعِکَاس	کسی چیز کا عکس، سایہ، پرتو، اثر، جھلک
اِنفِصال	اِنفِصَال	فصل، علیحدگی، جدائی، جدا ہونا
اِنفِعالی طاقت	اِنفِعالی طاقت	اثر خصوصاً روحانی اثرات قبول کرنے کی صلاحیت
اِنقِطاع	اِنقِطَاع	قطع ہونے کا عمل، علیحدگی، منقطع ہوجانا، کٹ جانا، اختتام، سلسلہ رواۃ میں کسی راوی کا کم ہونا
اِنکِسار	اِنکِسَار	عاجزی
اَنگُشتری	اَنگُشتَرِی	انگوٹھی
انوارِ سبحانی	اَنوَارِ سُبحَانِی	اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کے انوار
اَنہونی	اَنھُونِی	نہ ہونے والی، غیر ممکن، ناممکن
اَوائِل	اَوَائِل	ابتداء، آغاز
اوپدرد	اوپدرد	بدیاں
اَوتار	اَوتَار	وہ انسان یا (دیوتا) جس میں خدا بندوں کی اصلاح کے لئے آتا ہے، رشی منی، مہاتما، پیغمبر، ولی، مظہر الٰہی، فرشتہ خُو یا نیک انسان، ہندو عقیدہ کے مطابق خدا کا انسانی شکل میں ظہور
اَوج	اَوج	بلندی، چڑھائی
اول المدعوین	اَوَّلُ المَدعُوِّین	پہلا مخاطب شخص، جس کو سب سے پہلے دعوت دی گئی ہو
اوورسیر	اوُوَرسِیَر	آب پاشی یا تعمیرات کے شعبے کا ایک افسر جو سب ڈویژنل افسر کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور آبپاشی کے لئے پانی کی تقسیم یا سرکاری عمارات کی نگرانی کرتا ہے
اہانت	اِھَانَت	ذلت، رسوائی
اہل دیہہ	اَھلِ دَیھہ	دیہات/گاؤں کے رہنے والے
اِیثار	اِیثَار	قربانی، ترجیح دینا
اِیذاء	اِیذَاء	دکھ، تکلیف
اِیشَر	اِیشَر	خدا
ایکتا	ایکتا	اتحاد، اتفاق، ایک ہونا
ایلی ایلی لما سبقتانی	اِےلِی اِےلِی لِمَا سَبَقتَانِی	اے میرے خدا، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا
اِچھا	اِچّھا	خواہش، تمنا
آبِ زُلال	آبِ زُلَال	میٹھا پانی، شیریں پانی
آبِ زمزم	آبِ زَمزَم	مکہ کے چشمہ زمزم کا پانی
آبِ صافی	آبِ صَافِی	صاف شفاف پانی
آب وتاب	آب و تَاب	شان وشوکت
آتش	آتِش	آگ
آتش سوزاں	آتِشِ سُوزَاں	بھڑکتی ہوئی آگ
آتشک	آتِشَک	ایک بیماری جس میں جسم پر خصوصاً زیر ناف سرخ دانے نمودار ہوتے اور رفتہ رفتہ زخم یا گہرے گھاؤ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں (ان دانوں میں سخت سوزش ہوتی اور یہ ایک متعدی مرض ہے)
آتشی انگار	آتِشِی اَنگَار	آگ کا کوئلہ
آتشیں شعلہ	آتِشِیں شُعلَہ	آگ کا شعلہ
آتماؤں	آتمَاؤں	روحیں
آثارِ رجوع	آثَارِ رُجُوع	واپس آنے کی علامات، لوٹنے کے آثار
آثارِ یاس	آثَارِ یَاس	ناامیدی کے آثار اور اس کی علامات

مکرم نصر اللہ خاں ناصر صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب بھیروی

حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب کا مسکن بھیرہ تھا آپ ابتدائی بیعت کرنے والے رفقائے حضرت مسیح موعود میں سے تھے۔ حضرت حافظ صاحب کو یہ بھی سعادت حاصل تھی کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے رضاعی بھائی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی امرتسر کے نام ایک مکتوب میں حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب کا اپنے رضاعی بھائی کے طور پر ذکر کیا ہے۔

(الحکم 31/ اگست 1899ء صفحہ 6 کالم 1)

حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب بھیروی نے ابتداء میں ہی بیعت کی۔ آپ نے بچپن سے ہی اپنی زندگی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ گزاری اور آپ کے سایہ عافیت میں رہے حضرت شیخ اصغر علی کا بیان ہے۔

”......حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو میں نے دیکھا کہ وہ ان سے ماں جائے بھائیوں کی طرح محبت کرتے تھے اور اپنے مکان میں ان کو رکھا تھا اور ان کی اولاد کے ساتھ ہمیشہ اپنی اولاد کی طرح سلوک کرتے۔ باہر سے کوئی تحائف آتے یا خود اپنی اولاد کے لئے کچھ منگواتے تو ان کا برابر حصہ نکالتے۔ کبھی ان کے بچوں اور اپنے بچوں میں عمل کے لحاظ سے کوئی فرق نہ فرماتے۔“ (رسالہ رفقاء احمد دوماہی مئی 1955ء صفحہ 4)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی حضرت حافظ صاحب کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

”............حضرت مولوی صاحب (خلیفۃ المسیح الاول ناقل) کے ساتھ ہی قادیان میں آ گئے اور آپ کے ساتھ ہی رہا کرتے تھے وہ مولوی صاحب کے مکان میں ڈیوڑھی کے اس کمرے میں رہا کرتے تھے جو مفتی فضل الرحمٰن صاحب کے اندرونی دروازہ کے بالمقابل ہے یا یوں کہو کہ ڈیوڑھی میں داخل ہوتے ہی بائیں ہاتھ کو ہے اور جس کی کھڑکیاں گلی کی طرف ہے۔“

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 110)

حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت

حافظ صاحب جلد سازی کا کام کیا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود (۔) کی ڈاک لایا کرتے تھے اور ڈاک لے بھی جایا کرتے تھے۔ چونکہ ڈاک خانہ میں وہی جایا کرتے تھے اس لئے دوسرے اکثر دوستوں کے خطوط لے آتے اور جب ڈاک میں ڈالنے کو جاتے تو لے بھی جاتے۔ اس وقت ڈاک خانہ معمولی ایک برانچ آفس تھا اور کوئی لیٹر بکس شہر میں نہیں رکھا ہوا تھا۔ خصوصیت کے ساتھ وہ اس کام کو حضرت کی خدمت یقین کر کے کرتے تھے۔“

(سیرت مسیح موعود صفحہ 110)

پنڈت لیکھرام کی پیشگوئی جب پوری ہوئی تو لاہور میں ہونے والے اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے حضرت مسیح موعود کی خانہ تلاشی ہوئی۔ تو یہ تلاشی بذات خود ایک نشان تھا۔ اسی سلسلہ میں حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب کے حجرہ کی بھی تلاشی ہوئی۔

ایک تاریخی واقعہ

حضرت عرفانی فرماتے ہیں:۔

”............حافظ صاحب ڈاک لاتے تو اپنے حجرہ میں بیٹھ کر سارٹ کرتے اسی حالت میں بعض خطوط رکھ دئے گئے اور ان کا اٹھانا یاد نہ رہا۔ اسی طرح کوئی آیا اور خط دے گیا کہ ڈاک خانہ میں ڈالنا ہے اور وہ بھول گئے غرض اس طرح پر بہت سے خطوط ان کے حجرہ سے نکلے جو نہ تو تقسیم ہوئے تھے اور نہ ڈاک میں ڈالے گئے تھے۔ حضرت اقدس کو اطلاع ہوئی اور اس وقت اس کا علم ہو جانا لازمی تھا۔ کیونکہ ان کے حجرہ کی تلاشی ہو رہی تھی پولیس کو یہ خیال تھا کہ کوئی خط و کتابت پائی جاوے جس سے اس قتل کا تعلق ہو اور حافظ صاحب چونکہ ایک قسم کے پوسٹ ماسٹر بنے ہوئے تھے اس لئے ان کے کاغذات کو دیکھا گیا تھا۔

غرض جب حضرت مسیح موعود (۔) کو علم ہوا اور وہ خطوط بھی پیش ہوئے تو آپ نے حافظ صاحب سے ہنستے ہوئے پوچھا کہ ”حافظ جی! یہ خط رکھنے کے لئے تو نہیں دیئے گئے تھے اگر آج یہ نہ دیکھے جاتے تو پتہ بھی نہ لگتا اور ہم سمجھتے رہتے کہ خط لکھ دیا ہوا ہے ادھر دوسرے لوگ سمجھتے کہ ہم خط لکھ چکے ہیں خیر جو ہو گیا اچھا ہو گیا مصلحت الٰہی یہی ہو گی۔“

(سیرت حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 110-111)

حضرت حافظ صاحب کی اس فروگذاشت کے بارہ میں اگرچہ آپ شرمندہ اور نادم تھے مگر حضرت اقدس نے اس سے زیادہ کچھ نہ کہا اور نہ کبھی ذکر کیا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا تھا اور نہ ان کو خدمت سے ہٹایا۔ بلکہ وہی ہمیشہ جب تک زندہ رہے اور کام کرنے کے قابل رہے ڈاک خانہ جا کر ڈاک لاتے اور حضور کے خطوط ڈاکخانہ میں جا کر پوسٹ کرتے۔

تاجر کتب کا ذکر

مؤلف رفقاء احمد دوماہی رسالہ مئی 1955ء میں لکھتے ہیں۔

”............حافظ صاحب یہ دراصل تاجر کتب تھے اور اس زمانہ میں دیہات میں کتب فروشی کرنے والے صحاف کہلاتے تھے اور جلد سازی بھی کر لیا کرتے تھے مکرم حافظ صاحب کے ایک بھائی جہلم میں تاجر کتب تھے اور مخلص احمدی تھے۔“

(مئی 1955ء صفحہ 4)

حضرت حافظ غلام محی الدین صاحب کے بارہ میں یہ بھی ذکر ہے کہ

”حضرت حکیم الامت (خلیفۃ المسیح الاول ناقل) کتابوں کے رسیا تھے اور کتابیں آتی رہتی تھیں اسی لئے حافظ صاحب اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک مختصر سا کارخانہ جلد سازی کا رکھ لیا جس کے سب کچھ وہ آپ ہی آپ تھے۔“

(رسالہ رفقاء احمد مئی 1955ء ص 4)

حضرت حافظ صاحب نے حضرت ملک نورالدین صاحب کو اپنی صاحبزادی کے رشتہ ازدواج میں منسلک کیا اور اس بات میں خوشی محسوس کی۔ رسالہ دوماہی جولائی 1955ء میں تحریر ہے۔

”حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے مشورہ اور تحریک پر یہ رشتہ مستحکم ہو گیا۔ 1889ء کا واقعہ ہے اور یہی وہ مبارک سال ہے جب حضرت اقدس مسیح موعود نے بامر ربانی سلسلہ بیعت شروع کیا۔ حضرت ملک صاحب کی شادی کے متعلق حضرت شیخ اصغر علی صاحب کا بیان ہے کہ

”برات پنڈ دادن خان سے بھیرہ گئی تھی اور میں اتفاق سے پنڈ دادن خان آیا ہوا تھا اور برات میں شامل تھا............حضرت اقدس نے اپنے ہاں برات کو اتارا اور خاطر تواضع کی اور نکاح بھی حضور نے پڑھا تھا۔ (رسالہ دوماہی جولائی 1955ء ص 9)

وفات

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی کتاب سیرت حضرت مسیح موعود مطبوعہ 1924ء میں حضرت حافظ صاحب کے ساتھ مرحوم کا لفظ لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک (یعنی 1924ء میں) وفات پا چکے تھے۔ جب کہ تاریخ بھیرہ میں حضرت حافظ صاحب کی وفات 1939ء کی لکھی ہے۔ اس طرح یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بزرگ مختلف شخصیات ہیں۔

آپ کے ایک بیٹے حضرت ملک عبدالعزیز جن کی بیعت 1897ء کی ہے آپ کے ایک مضمون ”حسن و احسان میں یکتا محبوب کی سیرت کے چند ٹکڑے“ مطبوعہ الحکم 20 دسمبر 1938ء سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات 1938ء سے پہلے ہو چکی ہے۔ جیسا کہ مضمون مطبوعہ سے ظاہر ہے۔

اولاد

حضرت حافظ صاحب کی اولاد میں ایک بیٹے حضرت ملک عبدالعزیز صاحب (بیعت 1897ء) اور ایک بیٹی حضرت زینب بیگم تھی جس کی شادی حضرت ملک نورالدین پنڈ دادن خاں سے 1889ء میں ہوئی حضرت ملک نورالدین صاحب، حضرت ملک عزیز احمد صاحب پیدائشی احمدی اور رفیق بانی سلسلہ احمدیہ تھے۔ ان کے بیٹے ملک رشید احمد صاحب کیولری گراؤنڈ لاہور میں مقیم ہیں۔

❀❀❀❀❀❀

جماعت انڈونیشیا کو نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

حضرت مصلح موعود نے 1956ء میں انڈونیشیا کی احمدیہ جماعتوں کو نظام وصیت کی ترویج کی طرف توجہ دلائی جس کے خوشکن اثرات رونما ہونے شروع ہو گئے۔ جس پر حضور نے 29 جون 1956ء کو خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا:

”حضرت مسیح موعود نے وصیت کا نظام جاری فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس میں ایسی برکت رکھ دی کہ باوجود اس کے کہ انجمن کے کام ایسے ہیں جو دلوں میں پیدا کرنے والے نہیں۔ پھر بھی انجمن احمدیہ کا بجٹ تحریک جدید کے بجٹ سے ہمیشہ بڑھا رہتا ہے۔ کیونکہ وصیت ان کے پاس ہے اس سال کا بجٹ بھی تحریک جدید کے بجٹ سے دو تین لاکھ زیادہ ہے حالانکہ تحریک جدید کے پاس اتنی بڑی جائیداد ہے کہ اگر وہ جرمنی میں ہوتی تو ڈیڑھ دو کروڑ روپیہ سالانہ ان کی آمد ہوتی مگر اتنی بڑی جائیداد اور بیرونی ممالک میں ....کرنے کی جوش دلانے والی صورت کے باوجود محض وصیت کے طفیل صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ تحریک جدید سے بڑھا رہتا ہے۔ اس لئے اب وصیت کا نظام میں نے امریکہ اور انڈونیشیا میں بھی جاری کر دیا ہے اور وہاں سے اطلاعات آ رہی ہیں کہ لوگ بڑے شوق سے اس میں حصہ لے رہے ہیں...... میں نے سمجھا کہ چونکہ یہ خدا تعالیٰ کا قائم کردہ ایک نظام ہے اگر اس نظام کو بیرونی ملکوں میں بھی جاری کر دیا جائے تو وہاں کے (مربیان) کے لئے اور بیوت الذکر کی تعمیر کے لئے بڑی سہولت پیدا ہو جائے گی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 10 جولائی 1956ء)

جیسا کہ حضرت مصلح موعود کے مندرجہ بالا پیغام سے عیاں ہے کہ آپ کی دلی تمنا اور خواہش تھی کہ برصغیر پاک و ہند کے بعد نہ صرف امریکہ اور انڈونیشیا بلکہ ساری دنیا کے ممالک میں نظام وصیت کا قیام عمل میں آ جائے سو الحمدللہ حضور نے 1955ء میں جو آواز بلند کی تھی اس کی گونج اب آہستہ آہستہ ساری دنیا میں سنائی دینے لگی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ 2004 پر نظام وصیت میں شمولیت کی پُرزور تحریک فرمائی جس کے بے حد خوشکن نتائج ظاہر ہوئے۔

مکرم فاروق احمد محمود صاحب

میرے پیارے ابا جان مکرم حکیم محمود احمد صاحب

میرے ابا جان مکرم محمود احمد صاحب، مکرم حکیم غلام حسن صاحب (مرحوم) سابقہ لائبریرین خلافت لائبریری قادیان کے منجھلے بیٹے اور استانی زبیدہ بشیر صاحبہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ گو آپ نے باقاعدہ طور پر حکمت کا کام نہیں سیکھا تھا لیکن اپنے والد صاحب کی نسبت سے آپ کو بھی حکیم صاحب کے نام سے پکارا جاتا تھا اور اپنے محلّہ دارالعلوم غربی حلقہ ثنا میں آپ حکیم صاحب کے نام سے ہی جانے جاتے تھے۔ آپ جون 1934ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد لاہور کالج آف آرٹس میں داخلہ لے لیا۔ وہاں سے آرٹسٹ ماڈلز کا ڈپلومہ حاصل کرنے کے بعد نشتر میڈیکل کالج ملتان سے اپنی سروس کا آغاز کیا اور سروس کا بیشتر حصہ ملتان میں گزارا۔ آپ کو اپنے فن میں کمال مہارت حاصل تھی۔ آپ کے ہاتھ کے بنے ہوئے ماڈل اور خوبصورت چارٹ آج بھی نشتر میڈیکل کالج میں آپ کی یاد دلاتے ہیں۔

ملتان قیام کے دوران آپ نے اپنے حلقہ میں بطور قائد خدام الاحمدیہ اور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ بیت الذکر دور ہونے کے باوجود باجماعت نماز کی ادائیگی اور چندہ جات کی وصولی کے لئے بغیر موسم کی پرواہ کئے گھر سے نکل کھڑے ہوتے۔ دینی فرائض کماحقہ ادا کرنے کے بعد عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد گھر آتے۔ آپ پنجوقتہ نماز کے علاوہ تہجد گزار بھی تھے۔ صاحب رویا و کشوف تھے۔ ایسی سچی خوابیں آتیں جو من وعن پوری ہو جاتیں۔ ہم بہن بھائیوں کی جب بھی رات کو سوتے وقت آنکھ کھلی تو ہم نے ہمیشہ ابا جان کو ٹہلتے ہوئے تسبیحات پڑھتے دیکھا اور ان کا یہ معمول تادم وفات قائم رہا۔

میرے بیٹے شہزاد کی پیدائش سے تقریباً 3 ماہ پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نماز کے دوران پوتے کی مبارک باد دی اور جب اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹا عطا کیا تو بہت خوش ہوئے اور اسے شہزادہ کہہ کر پکارتے تھے۔ 1974ء کے پُرآشوب حالات میں آپ نے تمام احمدی طلباء جو بغرض تعلیم ہوسٹلوں میں مقیم تھے۔ کو محفوظ مقامات پر شفٹ کر دیا اور کوئی جانی نقصان نہ ہوا۔ بعض معاندین نے آپ کو زدوکوب کرنے اور گھر کو آگ لگانے کی متعدد بار کوششیں کیں۔ لیکن ہر بار اللہ تعالیٰ نے ان کے شر سے آپ کو محفوظ رکھا۔ بعد ازاں اپنے بڑے بھائی صوفی بشیر احمد صاحب کے کہنے پر ربوہ شفٹ ہوگئے اور دارالعلوم غربی میں مکان تعمیر کرلیا۔ جس میں آج تین فیملیاں خاکسار، چھوٹا بھائی حافظ ناصر احمد (لیبارٹری اسسٹنٹ FOH) اور چھوٹی ہمشیرہ اپنی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر ہیں۔

محدود آمدنی سے نہ صرف مکان تعمیر کروایا بلکہ تمام بچوں خصوصاً بیٹیوں کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کروایا۔ خاکسار کی تین ہمشیرگان نے BA اور ایک نے ایم اے عربی کیا ہوا ہے۔ بڑی ہمشیرہ کے خاوند بشارت احمد صاحب اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے تو اس ناگہانی اور مشکل گھڑی میں والد صاحب کی دلوائی ہوئی تعلیم کام آئی۔ آج وہ عائشہ اکیڈمی (حافظ کلاس برائے طالبات) میں بطور ٹیچر خدمات سرانجام دے کر باعزت زندگی گزار رہی ہے۔

ایک نمایاں وصف جو آپ کی زندگی میں رچا بسا تھا۔ آپ ہر چیز کا حساب کتاب رکھتے تھے اور تمام ضروری ہدایات اور اہم باتیں ڈائری میں درج کرتے تھے۔ سوئی گیس، پانی، بجلی کے بل تمام بچوں کے تعلیمی ریکارڈ و کاغذات ہر ایک کی مکمل علیحدہ علیحدہ فائلیں بنائی ہوئی تھیں جو بوقت ضرورت فوراً مل جاتی تھیں۔ بیس سال پرانے خطوط، چندہ جات کی رسیدیں و دیگر ضروری کاغذات وفات تک سنبھال کر رکھے ہوئے تھے۔

آپ کا حافظہ کمال کا تھا۔ یادداشت بہت تیز تھی۔ 56 سال کی عمر میں محض چھ ماہ کے قلیل عرصہ میں FA کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا۔ اس پر گورنمنٹ نے آپ کو گریڈ سترہ میں پروموٹ کر دیا۔ جس سے آپ کی تنخواہ اور پنشن میں خاطر خواہ اضافہ ہوگیا۔

آپ پیدل چلنے کے بہت شوقین تھے۔ جب پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں جاب کرتے تھے تو روزانہ دارالعلوم غربی سے پیدل لاری اڈہ تک جاتے اور واپسی پر بھی پیدل گھر آتے۔ ہر موسم میں آپ کا یہ معمول رہا۔ آپ نے بڑی فعال زندگی گزاری آرام سے بیٹھنے کی بجائے ہر وقت گھر کا کوئی نہ کوئی کام سنوار رہے ہوتے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے بطور زعیم انصاراللہ دارالعلوم غربی حلقہ ثنا میں خدمات سرانجام دینی شروع کر دیں۔

1982ء میں خاکسار نے نشتر ہسپتال ملتان سے ایکسرے ٹریننگ مکمل کی تو پنجاب میڈیکل فیکلٹی لاہور نے مختلف اعتراضات لگا کر امتحان لینے سے انکار کر دیا۔ آپ کو اس وجہ سے متعدد بار جھنگ۔ ملتان اور لاہور کے چکر لگانے پڑے اور تمام اعتراضات ختم کروا کر پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے کمرہ امتحان میں بیٹھنے کی اجازت دلوائی اور پھر خاکسار کے امتحان سے لے کر رزلٹ آنے تک مسلسل دعائیں کرتے رہے۔ الحمدللہ۔ آج خاکسار بفضل خدا اور آپ کی کوششوں اور دعاؤں سے پنجاب میڈیکل فیکلٹی کا ڈپلومہ ہولڈر ایکسرے ٹیکنیشن ہے۔ آپ کا یہ سلوک صرف میرے لئے ہی نہیں تھا۔ بلکہ تمام بچوں کے لئے اس طرح کی کوششیں کرتے رہتے تھے۔

آپ کا ایک نمایاں وصف مہمان نوازی تھا۔ مہمان ابھی گھر کی دہلیز پر ہی ہوتا تو آپ میری امی اور بہنوں سے موسم کی مناسبت سے فوری چائے پانی کا بندوبست کرواتے۔ آپ کی مہمان نوازی کا آج بھی سب عزیز و اقارب خوشی سے ذکر کرتے ہیں۔

ابا جان غصے کے تیز تھے۔ لیکن جتنی جلدی غصہ آتا اتنی جلدی اتر بھی جاتا۔ جہاں تھوڑی دیر پہلے ماحول میں تناؤ کی کیفیت ہوتی وہاں تھوڑی دیر بعد قہقہے بکھر رہے ہوتے۔ کئی لطیفے اور محاورے یاد تھے۔ موقع محل سے اس انداز سے سناتے کہ بے اختیار ہم سب بہن بھائی ہنسنے لگتے۔ حالانکہ وہی لطیفے ہم نے آپ کی زبان سے بارہا سنے ہوتے۔

1973ء میں آپ پر پہلی بار دل کا حملہ ہوا۔ کافی دن ICU وارڈ میں داخل رہے۔ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر آپ کو صحت دے دی۔ اس وقت آپ کی ہمشیرہ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا عمر 70 سال۔ بعد میں بھی آپ کو متعدد بار دل کی تکلیف ہوتی رہی۔ لیکن اللہ تعالیٰ آپ کو معجزانہ طور پر شفا دیتا رہا۔

1992ء میں آپ کو منہ کے نچلے جبڑے میں شدید درد شروع ہوگئی۔ متعدد بار آپ کے جبڑے کے آپریشن ہوئے۔ لیکن صحیح تشخیص نہ ہونے کی وجہ سے بیماری طول پکڑتی گئی۔ یہاں تک کہ سیال چیز کے علاوہ کچھ کھا نہ سکتے تھے۔ آخرکار نیورو سرجن کے مشورہ کے بعد دماغ سے جبڑے کو خون سپلائی کرنے والی نس کٹوانی پڑی۔ تب جا کر آپ کو اس تکلیف سے نجات ملی۔ لیکن اس تکلیف کی وجہ سے آپ کی صحت بہت کمزور ہو چکی تھی۔ ابا جان ان دنوں ایبٹ آباد فرنٹیئر میڈیکل میں بغرض ملازمت قیام پذیر تھے۔ آپ کی وفات سے تقریباً تین چار ماہ پہلے خاکسار کو خواب میں اشارہ بھی ہوا کہ ایبٹ آباد سے آپ کی وفات کی اطلاع آئی ہے۔ اس بنا پر ہم سب بہن بھائیوں نے آپ کو واپس ایبٹ آباد جانے سے بہت روکا کہ نہ جائیں آپ اپنا سامان واپس لینے گئے تو فرنٹیئر میڈیکل کے پرنسپل صاحب نے آپ کے عمدہ کام کی وجہ سے آپ کو نوکری سے فارغ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور 18 جنوری 2003ء کی صبح تقریباً 9 بجے دوران ڈیوٹی دل کی تکلیف کی وجہ سے چند لمحوں میں ہی اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً 70 سال تھی۔

کالج کا عملہ آپ کی نیکی اور اعلیٰ اخلاق کا اتنا معترف تھا کہ انہوں نے وہاں خود ہی سارے انتظامات کئے اور آپ کی نعش کو سٹاف کے ہمراہ ربوہ روانہ کیا۔ آپ کے زیر استعمال رہنے والی ایک ایک چیز بحفاظت ربوہ پہنچا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے (آمین)۔ پرنسپل صاحب نے ٹیلیفون پر اظہار تعزیت کے ساتھ ساتھ ایک تعزیتی خط بھی بھیجا۔ جس میں آپ کی ایمانداری، کام کی لگن اور آپ کی عبادات کی خصوصی طور پر تعریف کی۔ آپ کی دو دفعہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ پہلے فرنٹیئر میڈیکل کالج ایبٹ آباد کے غیر از جماعت سٹاف ممبران نے اور دوسری دفعہ صدر انجمن کے احاطہ میں ادا کی گئی۔ جس میں کثیر تعداد میں احمدی احباب نے شرکت کی۔ عام قبرستان میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کی وفات کے ایک سال بعد خاکسار کو بطور ایکسرے ٹیکنیشن فضل عمر ہسپتال میں ملازمت کے لئے سلیکٹ کر لیا گیا۔

آپ کی خواہش تھی کہ میری بچیاں کسی مربی اور فوجی کے ساتھ بیاہی جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دونوں خواہشوں کو پورا کر دیا۔ میری ایک ہمشیرہ کی شادی نیول پولیس میں تعینات اکرام اللہ صاحب سے ہوئی ہے۔ جو آجکل فضل عمر ہسپتال میں بطور سیکیورٹی گارڈ خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور دوسری ہمشیرہ کی شادی میرے خالہ زاد بھائی ندیم احمد سعید صاحب سے ہوئی ہے۔ جو آجکل بطور مربی یوگنڈا میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ نے پسماندگان میں 2 بیٹے اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پیارے ابا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ہمیں ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے والا بنائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

چاند ستاروں کی زمین

جب بھی ربوہ میں مجھے میرا خدا لایا ہے
بخدا میں نے یہاں دل کا سکوں پایا ہے
شہرِ ربوہ ہے فقط چاند ستاروں کی زمیں
ان کے انوار نے ہی ربوہ کو چمکایا ہے
میرے محمود کی بستی ہے یہ ربوہ کی زمیں
ارضِ ربوہ پہ میرے رب کا سدا سایہ ہے
اس کو حاصل ہیں خلافت کی دعائیں ہردم
یہ دعائیں ہیں جو ہم سب کا ہی سرمایہ ہے
شہر ربوہ کے کئی نام عدو نے بدلے
پھر بھی سب دنیا میں وہ ربوہ ہی کہلایا ہے
یہ سچائی ہے کبھی غور بھی اس پہ کر لو
یہ ہے پیغام وہی جو مولیٰ نے بھجوایا ہے
پیارے مہدی کی خلافت کا ہے مرکز ربوہ
تیرے مومنؔ نے بھی سب فیض یہاں پایا ہے

خواجہ عبدالمومن

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم عبدالکبیر قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم امتیاز الدین صاحب ابن مکرم افتخار الدین قمر صاحب چونڈہ فرنیچر ہاؤس چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کی شادی ہمراہ مکرمہ نسیم ریاض صاحبہ بنت مکرم ریاض احمد صاحب ڈسکہ مورخہ 27 مارچ 2009ء کو ہوئی۔ نکاح کا اعلان مکرم وسیم احمد بٹ صاحب معلم وقف جدید نے بیت الذکر ندیم آباد ڈسکہ میں مبلغ 50 ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اس کے بعد رخصتی ہوئی۔ دوسرے روز ان سے چھوٹے بھائی مکرم احیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کی شادی ہمراہ مکرمہ امۃ المنعم صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ ہوئی۔ اس نکاح کا اعلان مکرم فہیم احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ 50 ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اگلے روز دونوں بھائیوں کی اکٹھی دعوت ولیمہ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد میں ہوئی۔ جس میں مکرم مبارک احمد صاحب نائب امیر ضلع حافظ آباد نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

ولادت

مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب معلم سلسلہ داتا زید کا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد شاہد تبسم صاحب مربی سلسلہ ڈیریانوالہ ضلع نارووال کو مورخہ 15 مئی 2009ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام مصفیٰ نور تجویز ہوا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین و خاندان کیلئے قرۃ العین، سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے مفید اور قابل فخر وجود بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نذیر احمد سانول صاحب معلم وقف جدید 168 مراد ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ہومیو ڈاکٹر نصیر احمد صاحب گوندل ابن مکرم ریاض احمد صاحب ساکن چک نمبر 206 مراد ضلع بہاولنگر مختصر علالت کے بعد مورخہ 10 جون 2009ء کو وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور میں وفات پاگئے۔ مرحوم کی عمر 36 سال تھی۔ خدام الاحمدیہ کے فعال ممبر تھے مقامی اور ضلعی جماعتی پروگراموں میں خوش دلی سے شمولیت کیا کرتے تھے مرکزی اور مقامی عہدیداران کا بہت ادب و احترام کیا کرتے۔ دورہ جات پر تشریف لائے وفود کے ساتھ لطف و احسان کا سلوک کیا کرتے تھے مرحوم ہنس مکھ اور خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے طب سے وابستہ تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے ہومیو لیکچرز سے متاثر ہو کر ہومیو پیتھی میں ڈپلومہ کیا اور اسی فن میں مگن ہو کر مہارت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا ودیعت فرمائی تھی۔ قرب وجوار کے علاوہ دیگر دیہاتوں سے مریض حاضر ہوتے رہتے۔ مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مجرب نسخہ جات رکھے ہوئے تھے اور عوام الناس کو سستا علاج فراہم کرتے تھے۔ غریب عوام کیلئے آپ کا وجود آسان طبی مرکز تھا۔ مرحوم کے والد صاحب بعد تحقیق احمدیت کے نور سے منور ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی اولاد کی نیک تربیت کی تھی۔ مرحوم 4 بھائی تھے آپ نے بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرض کے دوران آپ کے بڑے بھائی مکرم ناصر احمد صاحب نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی خوب خدمت کی ہے۔ خاکسار نے اسی روز مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قرب وجوار کی احمدی جماعتیں جنازہ میں شریک ہوئیں۔ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد آپ کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالرشید صاحب معلم وقف جدید نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ بچیوں کا کفیل ہو اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا محمود احمد قیصر صاحب بیوت الحمد کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ زینت طاہرہ صاحبہ اہلیہ مکرم سعادت احمد صاحب بنت مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب مرحوم ڈگری گھمناں مورخہ 29 مئی 2009ء کو جناح ہسپتال لاہور میں بعمر 54 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں ان کی نماز جنازہ مکرم عطاء المنان قمر صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 96 صریح نے جڑانوالہ میں پڑھائی۔ جڑانوالہ میں ہی تدفین کے بعد دعا بھی معلم صاحب نے کروائی مرحومہ نے خاوند کے علاوہ تین بیٹے ذیشان احمد، عدنان احمد، فرحان احمد اور ایک بیٹی سارہ صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں مرحومہ کے درجات بلند ہونے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ احباب

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ کی وفات پر کثیر تعداد میں احباب جماعت خاکسار کے ہاں تشریف لائے۔ بیشمار احباب نے خطوط و فون کے ذریعہ خاکسار سے تعزیت کی۔ خاکسار بھی احباب کا دلی طور پر مشکور و ممنون ہے اور محترمہ والدہ صاحبہ کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

نکاح

مکرم مبشر محمود صاحب مربی سلسلہ طاہر فاؤنڈیشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سید بختیار احمد صاحب ابن مکرم سید محمد احمد صاحب اسلام آباد کے نکاح کا اعلان مکرمہ شاہ بانو احمد صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب سرگودھا کے ساتھ مبلغ 55 ہزار یو اے ای درہم حق مہر پر مورخہ 10 اپریل 2009ء کو بیت الذکر نیو سول لائنز سرگودھا میں محترم مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ دولہا مکرم سید فضل الرحمٰن فیضی صاحب مرحوم آف منصوری کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر حاجی سید جنود اللہ صاحب مرحوم آف ترکی کا نواسہ ہے۔ مکرم ڈاکٹر حاجی سید جنود اللہ صاحب مرحوم جنگ عظیم دوم سے کچھ عرصہ قبل جبکہ سفر کی سہولیات آجکل کی طرح نہ تھیں دشوار گزار برفانی علاقوں سے گزرتے ہوئے ترکستان سے ہجرت کر کے قادیان تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ دلہن مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب مرحوم سرگودھا کی پوتی اور مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب سرگودھا کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ احمدیت کیلئے اور ہر دو خاندانوں کیلئے بابرکت کرے اور دونوں بچوں کو دینی و دنیاوی حسنات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

دعائے نعم البدل

مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری نواسی دانین شافیہ دین واقفہ نو دختر مکرم ولی دین صاحب مورخہ 13 جون 2009ء کو چھ ماہ بیمار رہ کر 17 ماہ کی عمر میں وفات پا گئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نماز جنازہ مورخہ 16 جون کو بیت فضل لندن میں پڑھائی۔ بچی والدین کی شادی کے نو سال بعد پیدا ہوئی تھی۔ جو کہ مکرم عبدالعزیز دین صاحب مرحوم کی پوتی تھی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو جنت میں جگہ دے اور والدین کو صبر اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

چراغ حسن حسرت
اردو کے ممتاز ادیب اور انشا پرداز

چراغ حسن حسرت 1904ء میں ریاست پونچھ، بارہ مولا (کشمیر) میں پیدا ہوئے۔ تعلیم لاہور میں پائی۔ حصول تعلیم کے بعد شملے کے ایک سکول میں مدرس ہو گئے۔ وہاں سے کلکتہ چلے گئے اور مولانا ابوالکلام آزاد کے اخبار ''پیغام'' میں کام کرنے لگے۔ اس کے علاوہ اخبار ''نئی دنیا'' کلکتہ میں ''کولمبس'' کے فرضی نام سے لکھنا شروع کیا۔ 1928ء میں لاہور آگئے۔ یہاں روزنامہ ''زمیندار'' کے ادارے سے منسلک ہوئے اور ''سند باد جہازی'' کے نام سے مزاحیہ کالم لکھنے لگے۔

بعد ازاں حسرت نے ''انصاف، احسان، احرار، شہباز اور امروز'' کی ادارت کی۔ امروز اور نوائے وقت میں ان کے کالم ''سند باد جہازی'' کے قلمی نام سے چھپتے رہے۔ پھر خود اپنا ایک ہفت روزہ ''شیرازہ'' کے نام سے جاری کیا۔ انہوں نے سیاسی مسائل کے علاوہ معاشرتی ناہمواریوں کو بھی طنز کا نشانہ بنایا۔ بعد ازاں حسرت آل انڈیا ریڈیو میں ملازم ہو گئے۔ کچھ عرصہ پنجاب حکومت کے ہفت روزہ ''پنچایت'' کے ایڈیٹر بھی رہے۔ 1939ء میں فوجی اخبار کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور ترقی کر کے میجر کے عہدے پر پہنچ گئے۔ وہ فوجی ملازمت کے سلسلے میں برما اور ملایا بھی گئے۔ فوج سے سبکدوش ہونے کے بعد روزنامہ ''امروز'' کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔

10 جولائی 1951ء کو اخبار سے مستعفی ہو کر کراچی چلے گئے۔ وہاں پاکستان ریڈیو میں قومی پروگرام مرتب کرنے لگے۔ پیروڈی لکھنے میں کمال حاصل تھا۔ طنز میں بلا کی کاٹ اور توانائی تھی شعر بھی کہتے تھے۔ چند غزلیں مشہور ہیں۔ اردو زبان کی صرف ونحو اور تحریر و تقریر میں صحت زبان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اسی لئے ''مولانا'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ وفات سے چند ماہ بیشتر علالت کے باعث لاہور واپس آگئے اور یہیں 26 جون 1955ء کو وفات پائی۔

حسرت کی تصنیفات میں ''مردم دیدہ، دو ڈاکٹر، کیلے کا چھلکا، پربت کی بیٹی اور پنجاب کا جغرافیہ'' شامل ہیں۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

خبریں

برطانیہ دہشت گردی کے خلاف جنگ پاکستان کی بجائے اپنی زمین پر لڑے

صدر زرداری نے برطانوی وزیراعظم گورڈن براؤن کی طرف سے پاک افغان سرحدی علاقے کو عالمی دہشت گردی کا محور قرار دینے کے بیان کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ برطانیہ کو برطانوی مسلمانوں کی انتہا پسندی روکنے میں اپنی محرومی کے معاملات سے نمٹنا چاہئے صدر نے کہا کہ پاکستان اپنے ملک میں آنے والے کسی بھی برطانوی انتہا پسند کو گرفتار کرے گا اور اسے واپس برطانیہ کے حوالے کیا جائے گا۔ برطانیہ کو انتہا پسندی سے اپنی سرزمین پر لڑنا ہوگا پاکستان میں نہیں ہے۔

دہشت گردوں سے رابطے، فضائیہ کے 57 اہلکار گرفتار، 6 کو سزائے موت 26 کا کوٹ مارشل

دہشت گردوں سے رابطوں کے الزام میں پاک فضائیہ نے اپنے 57 اہلکاروں کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار اہلکاروں میں سے کئی کو سزائیں دینے کے علاوہ 24 اہلکار برطرف بھی کئے گئے ہیں۔ 6 اہلکاروں کو سزائے موت اور 26 اہلکاروں کا کورٹ مارشل کیا گیا۔

خودکش بمباروں ماسٹر مائنڈز اور 6 انتہائی مطلوب سمیت 25 دہشتگرد گرفتار

آئی جی اسلام آباد کلیم امام نے کہا ہے کہ دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث 6 انتہائی مطلوب دہشتگردوں سمیت 25 دہشت گردوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار دہشت گرد لاہور، اسلام آباد، راولپنڈی اور کراچی سمیت دیگر شہروں میں بڑی کارروائیوں کی منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اسلام آباد میں ٹریفک پولیس کی تقریب کے موقع پر میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔

عالمی دباؤ نظر انداز، ایرانی حکام نے نژاد کو فاتح قرار دے دیا

ایرانی حکام نے عالمی دباؤ کو نظر انداز کرتے ہوئے محمود احمدی نژاد کو دو تہائی اکثریت سے صدارتی انتخابات میں فاتح قرار دے دیا ہے۔ ایرانی وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ احمدی نژاد 26 جولائی سے 19 راگست کے درمیان صدر کی حیثیت سے دوسری مدت کیلئے اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔ ایرانی وزارت خارجہ نے الزام لگایا ہے کہ مظاہرین کو سی آئی اے مالی امداد دے رہی ہے۔

جھڑپوں کے دوران میجر، کیپٹن سمیت 6 فوجی جوان جاں بحق

سوات اور دیر میں آپریشن کی تازہ کارروائی میں 7 دہشت گرد ہلاک اور 7 گرفتار ہوئے جبکہ لاہور کے میجر عتیق الرحمٰن اور راولپنڈی کے کیپٹن عامر سمیت 6 فوجی جوان جاں بحق اور 3 زخمی ہوگئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26 جون

طلوع فجر	4:34
طلوع آفتاب	6:02
زوال آفتاب	1:11
غروب آفتاب	8:20

تصحیح

مورخہ 20 جون 2009ء کو روزنامہ الفضل میں مشہور احمدی شاعر مکرم محمد حسن رہتاسی صاحب کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ کا نام غلطی سے حسن دین لکھا گیا ہے آپ کا درست نام ''محمد حسن'' ہے احباب درستی فرمالیں۔

خوشخبری مغل بینکوئیٹ ہال
ٹینٹ سروس کی سہولت بھی دستیاب ہے
ربوہ کا جدید خوبصورت معیاری ائیر کنڈیشنر ہال جہاں آپ کو معیاری کھانوں اور معیاری سروس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ نیز پکی پکائی دیگیں بھی آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں۔
پروپرائٹر: محمد عظیم احمد مغل بینکوئیٹ ہال 3/1 فیکٹری ایریا ربوہ 047-6211412-0333-6716317

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
ریلوے روڈ۔ ربوہ
047-6214300

خوشخبری
ECL APX
ایکسپریس کورئیر سروس
کی جانب سے جلسہ سالانہ U.K کے موقع پر حیرت انگیز کمی 20 کلو یا اس سے زائد پارسل پر فی کلو ریٹ
UK 215 روپے
جرمنی 240 روپے
امریکہ+کینیڈا 385 روپے
دیگر ممالک کے ریٹ میں بھی کمی
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
EXPRESS COURIER LINK
بشارت مارکیٹ نزد ایوان محمود اقصیٰ روڈ ربوہ
شیخ زاہد محمود: 047-6214955,0321-7915213

FD-10